

عقدِ انامل (انگلیوں پر شمار کرنے) کا نبوی اُسلوب

* ڈاکٹر محمد عبد اللہ

Abstract

'*Aqd-e-Anāmil*' means that the fingers should count on a particular basis. It was known in the Arabs that when there was a point to indicate a number they made a particular shape of fingers by their hands. This activity point out a specific counting method from the Holy Prophet (ﷺ). The Holy Prophet (ﷺ) used these figures in different *Aḥādith* like Ten, Ninety, Fifty three and Fifty nine etc. This method of counting on fingers is very useful to understand some specific *Aḥādith* and counting according to the method of Holy Prophet (ﷺ). In this way, we can count up to 1 to 9999. On the right hand, units and decades are done, while left hands are counted on hundreds and thousands. Five fingers are named as Little Finger, Ring Finger, Middle Finger, Fore Finger and Thumb. The finger is formulated in a specific way for each figure. In this context, this method is helpful in understanding many *Aḥādith*. And you also have a reward for living a *Sunnah*.

Key words: '*Aqd-e-Anāmil*, *Dhikr* (Remembrance of Allah), Finger-Counting, Prophet's Figures method.

عقدِ انامل سے مراد انگلیوں پر شمار کرنا، یہ گنتی کا وہ آسان طریقہ ہے کہ جس میں انسان کسی مشین یا بڑی تسبیح کے بغیر دونوں ہاتھوں پر ایک سے دس ہزار تک گنتی کر سکتے ہیں، یہ طریقہ عرب میں بھی رائج تھا اور جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام میں بھی متداول رہا، اسی طرح ذخیرہ احادیث میں بھی بہت سی احادیث ایسی ہیں کہ جن کا سمجھنا اس مخصوص قسم کی گنتی کے سمجھنے پر موقوف ہے، حدیث کے طالب علم کو بہت سے احادیث کے فہم میں یہ گنتی سمجھنا بہت مفید ہے، اسی طرح سلف صالحین نے بھی اس طریقہ کی حفاظت کی اور اس کو سکھایا اور بعد کی نسلوں تک منتقل کیا۔ اللہ کا ذکر انسانی روح کی غذا ہے، اس قیمتی گوہر سے انسانی قلوب کو اطمینان اور سکون حاصل ہوتا ہے، ارشادِ خداوندی ہے:

أَلَا يَذْكُرُ اللَّهُ تَظْمِئُ الْقُلُوبُ¹ ”جان لو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے۔“

* لیکچرر، ادارہ علوم اسلامیہ، یونیورسٹی آف دی پنجاب، لاہور۔

اسی طرح ذکر اللہ سے دشمن کے مقابلے میں کامیابی حاصل ہوتی ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا لَقِيتُمْ فِئَةً فَاثْبُتُوا وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ²

اے ایمان والو! جب تم کسی فوج سے جنگ کرو تو ثابت قدم رہو اور بہ کثرت اللہ کو یاد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

قرآن کریم میں ذکر کرنے والے مرد و زن کی تعریف کی گئی ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالَّذِينَ كَرِهُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَالَّذِينَ كَرِهُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ³

اللہ کا ذکر کرنے والے مرد اور عورتوں کے لیے اللہ تعالیٰ نے مغفرت اور بہت ثواب تیار کر رکھا ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْكُرُ اللَّهَ عَلَى كُلِّ أَحْيَانِهِ⁴ ”رسول اللہ ﷺ ہر حالت میں اللہ تعالیٰ کا ذکر فرماتے تھے۔“ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذکر الہی کے لیے کوئی وقت مقرر نہیں، ذکر کرنے والا جب، جس وقت اور جس حالت میں چاہے اللہ کا ذکر کر سکتا ہے۔ مسند امام احمد میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: «إِذَا مَرَزْتُمْ بِرِيَاضِ الْجَنَّةِ، فَارْتَعُوا»، قَالُوا: وَمَا رِيَاضُ الْجَنَّةِ؟ قَالَ: «حِلَقُ الدَّكْرِ»⁵ ”جب تم جنت کے باغات سے گزرو تو وہاں سے کچھ کھالیا کرو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ جنت کے کون سے باغات ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اللہ کے ذکر کے حلقے ہیں۔“ جناب نبی کریم ﷺ تکبیر و تقدیس کے وظیفوں کا شوق دلاتے تھے اور شمار یاد رکھنے کے لیے انگلیوں کی جدا جدا شکلیں بناتے تھے تاکہ انگلیاں بھی قیامت کے دن ان وظائف کی گواہی دیں۔

عقد انامل سے مراد ہے ’انگلیوں پر خاص طریقہ سے گنتی کرنا‘، اہل عرب میں یہ طریقہ معروف تھا کہ جب کسی عدد کی طرف اشارہ کرنا ہو تو وہ ہاتھ کی انگلیوں کی مخصوص ہیئت بناتے، جس میں سے ہر عدد کے لیے ایک مخصوص شکل ہوتی تھی، اس طریقہ کو عقد انامل کہا جاتا ہے۔ یہ طریقہ مسنون ہونے کے علاوہ علم حساب میں بھی کارآمد ہے، اس میں دین و دنیا دونوں کا نفع ہے، کیونکہ احادیث میں تسبیح اور تکبیر و تمجید کے بارے میں بعض مخصوص اعداد بھی آتے ہیں، اور انہیں شمار کرنے کے دو طریقے معمول ہیں: ۱۔ تسبیح سے گننا۔ ۲۔ عقد انامل سے گننا۔ یہ دونوں طریقے ثابت ہیں۔

² الانفال: ۸

³ الاحزاب: ۳۳

⁴ البخاری، محمد بن اسماعیل، الصحيح، (بیروت: دار طوق النجاة، ۱۴۲۲ھ) حدیث رقم ۶۳۴؛ قشیری، مسلم بن حجاج بن مسلم، الصحيح، (بیروت: دار الحیئل، ۱۳۳۴ھ)۔ حدیث رقم ۷۵۵۔

⁵ احمد بن حنبل، المسند، (بیروت: عالم الکتاب، ۱۹۹۸ء)، تحقیق: ابوالمعاطی النوری، حدیث رقم ۱۲۵۵۱۔

تسبیح سے شمار کرنا

تسبیح سے مراد گھلیوں یا کنکریوں کے ذریعے شمار کرتے ہوئے ذکر کرنا ہے، اس کا ثبوت متعدد احادیث سے ملتا ہے، جن میں سے چند ذیل میں ملاحظہ ہوں:

۱۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو دیکھا کہ اُس کے سامنے کچھ گھلیاں یا کنکریاں رکھی تھیں، جن پر وہ تسبیح کر رہی تھی، چنانچہ حضرت خزیمہ کی روایت ہے:

عَنْ عَائِشَةَ بِنْتِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهَا أَنَّهَا دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى أَوْ حَصَى تُسَبِّحُ بِهِ⁶

عائشہ بنت سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتی ہیں، کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایک عورت کے پاس تشریف لائے، اس کے سامنے گھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح کر رہی تھی۔

ابن عابدین (م: ۱۲۵۲ھ) اس روایت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وَدَلِيلُ الْجَوَازِ مَا رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاكِمُ وَقَالَ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ «أَنَّهَا دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ -صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- عَلَى امْرَأَةٍ وَبَيْنَ يَدَيْهَا نَوَى أَوْ حَصَى تُسَبِّحُ بِهِ ---- فَلَمْ يَنْهَها عَنْ ذَلِكَ ---- وَلَوْ كَانَ مَكْرُوهًا لَبَيَّنَ لَهَا ذَلِكَ»⁷

ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن حبان اور حاکم کی روایت اس عمل کے جواز کی دلیل ہے، اور یہ کہا کہ سعد بن ابی وقاص سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور اُس کے سامنے گھلیاں یا کنکریاں تھیں جن پر وہ تسبیح کر رہی تھی۔۔۔ پس آپ ﷺ نے اُسے اس عمل سے منع نہ فرمایا۔۔۔ اگر یہ عمل مکروہ ہوتا تو آپ ﷺ اس کو ضرور بیان فرمادیتے۔

۲۔ آپ ﷺ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور اُن کے سامنے چار ہزار گھلیاں تھیں جن سے وہ تسبیح کر رہی تھیں، چنانچہ مسند ابویعلیٰ میں ہے:

حَدَّثَنَا كِنَانَةُ، قَالَ: حَدَّثَنِي صَفِيَّةُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ عِتْقَهَا مَهْرَهَا،

⁶ ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، (بیروت: دارالکتب العربی)، حدیث رقم ۱۵۰۲؛ النسائی، احمد بن شعیب، ابوعبدالرحمن، السنن الکبریٰ، (بیروت: موسسة الرسالہ، ۲۰۰۱ء)، حدیث رقم ۹۹۲۲۔

⁷ ابن عابدین، محمد امین، رد المختار علی الدر المختار، (الریاض: دارعالم الکتب، ۲۰۰۳ء)، تحقیق: محمد بکراسامیل، کتاب الصلاة، باب

وَأَنَّهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَبَيَدَهَا أَرْبَعَةُ آلَافٍ نَوَاقٍ تُسَبِّحُ بِهَا⁸

ہمیں کنانہ نے بیان کیا، وہ کہتے ہیں کہ انھیں حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حدیث بیان کی کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے حضرت صفیہ کی آزادی کو ان کا مہر قرار دیا، آپ ﷺ اُن کے پاس تشریف لائے، تو وہ چار ہزار گھلیوں پر تسبیح پڑھ رہی تھیں۔

مرقاۃ المفاتیح میں اور رد المحتار میں ہے کہ آپ ﷺ نے دیکھ کر منع نہیں فرمایا۔ اس تقریری حدیث سے معلوم ہوا کہ آج کل کے رواج کے موافق گھلیوں کے بہ جائے تسبیح پر شمار کر لینا جائز ہے، کیوں کہ گھلیوں اور مروّجہ تسبیح میں فرق صرف اتنا ہے کہ تسبیح میں دانے پروئے ہوتے ہیں اور گھلیاں الگ الگ ہوتی ہیں، اور یہ فرق ممانعت کا سبب نہیں بن سکتا۔ انگلیوں سے شمار کرنا

انگلیوں پر تسبیح کرنے سے مروّجہ انگلیوں کے پوروں پر شمار کرنا ہے، اس میں ہاتھ کی انگلیوں کو مخصوص طرز پر ترتیب دینا بھی شامل ہے، جسے عقدِ انامل کہا جاتا ہے۔ جیسا کہ انگلیوں پر تسبیح کی فضیلت سے متعلق حضرت حمیصہ بنت یاسر سے روایت ہے :

عَنْ يُسَيْرَةَ أَخْبَرَتْ أَنَّ النَّبِيَّ -صلى الله عليه وسلم- أَمَرَهُنَّ أَنْ يُرَاعِينَ بِالتَّكْبِيرِ وَالتَّقْدِيسِ وَالتَّهْلِيلِ وَأَنْ يَعْقِدْنَ بِالْأَنَامِلِ فَإِنَّهُنَّ مَسْئُولَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ⁹

وہ یسیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتی ہیں، وہ کہتی ہیں کہ بے شک نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو حکم دیا کہ وہ تکبیر، تقدیس اور تہلیل کی محافظت کریں اور تسبیح کو انگلی کے پوروں سے شمار کریں، اس لیے کہ روز قیامت اُن سے سوال ہوگا اور وہ جواب دیں گے۔

سنن ابی داؤد میں حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ :

رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَعْقِدُ التَّسْبِيحَ، قَالَ ابْنُ قُدَامَةَ: بِيَمِينِهِ¹⁰

میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ تسبیح (یعنی سبحان اللہ) کو انگلیوں سے گنتے تھے، ابن قدامہ نے کہا کہ اپنے اپنے ہاتھ (کی انگلیوں) سے گنتے تھے۔

⁸ احمد بن علی، مسند ابی یعلیٰ (دمشق: دار المامون التراث، ۱۹۸۳ء) حدیث رقم ۷۱۱۸۔

⁹ ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، باب التسبیح بالخصی، حدیث رقم ۱۵۰۱؛ ملا علی بن سلطان القاری، مرقاۃ المفاتیح، (بیروت: دار الکتب العلمیہ، ۲۰۰۱ء)، تحقیق: شیخ جمال عینانی، کتاب الدعوات، باب ثواب التسبیح، حدیث رقم ۲۳۱۶، ج ۵، ص ۲۲۶۔

¹⁰ ابو داؤد، السنن، حدیث رقم ۱۵۰۴۔

مہینہ کے ایام کا مخصوص عدد سے اشارہ کرنا

آپ ﷺ نے بعض مواقع پر یہ بات کہی کہ مہینہ تیس یا انیس دن کا ہوتا ہے، اور اس کے لیے اپنے دست مبارک سے انیس اور تیس کا مخصوص عدد بنا کر اشارہ فرمایا، جیسا کہ صحیح مسلم میں حضرت عبداللہ بن عمر کی روایت ہے:

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: الشهر تسع وعشرون وطبق شعبة يديه ثلاث مرار، وكسر الإبهام في الثالثة. قال عقبة: وأحسبه قال: الشهر ثلاثون وطبق كفيه ثلاث مرار¹¹.

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہینہ انیس دن کا بھی ہوتا ہے، اور شعبہ نے اپنے ہاتھ کو تین مرتبہ آپس میں ملایا اور تیسری مرتبہ انگوٹھے کو جھکایا، عقبہ نے کہا میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا کہ مہینہ تیس دن کا بھی ہے، اور آپ نے اپنی ہتھیلی کو تین مرتبہ ملایا۔

اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے انیس اور تیس کا عدد بنا کر اس کی طرف اشارہ کیا، اس طرح یہ دو عدد بھی باقاعدہ روایت سے ثابت ہیں۔

تشہد میں مخصوص عدد بنانا

تشہد میں اشہد ان لا الہ الا اللہ پر انگلی سے جو اشارہ کرتے ہیں، ایک حدیث کی رو سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اشارے سے تربین (۵۳) کا عدد بنایا، جسے عقد سے تعبیر کیا گیا ہے، یعنی انگلیوں کی وہ شکل بنائی جو تربین کے شمار کے لیے مقرر ہے، اس ضمن میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ملاحظہ ہو:

أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- كَانَ إِذَا قَعَدَ فِي الشَّهَادَةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُسْرَى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رُكْبَتِهِ الْيُمْنَى وَعَقَدَ ثَلَاثَةً وَخَمْسِينَ وَأَشَارَ بِالسَّبَابَةِ¹²

بے شک رسول اللہ ﷺ جب تشہد میں بیٹھتے، تو اپنی بائیں ہاتھ اپنے بائیں گٹھے پر رکھتے، اور دائیں ہاتھ دائیں گٹھے پر رکھتے، اور تربین کا عدد بناتے اور انگشت سبابہ سے اشارہ کرتے۔

تشہد میں مخصوص عدد کی تنقیح

البدرا التمام شرح بلوغ المرام میں ہے کہ اس روایت میں تربین کے عدد سے مراد انسٹھ کا عدد ہے، لیکن چوں کہ بناوٹ میں دونوں قریب قریب معلوم ہوتے ہیں، اس لیے انسٹھ کو تربین سے تعبیر کر دیا:

وقوله: وعقد ثلاثا وخمسين: وصورة عقد ذلك عند أهل الحساب: أن يضع طرف الخنصر على البنصر،

¹¹ القشيري، ابوالحسن مسلم بن حجاج بن مسلم، الصحيح، (بيروت: دار الجليل، ۱۳۳۲ھ)، ج ۳، ص ۱۲۳، حدیث رقم ۲۴۷۷۔

¹² القشيري، ابوالحسن مسلم بن حجاج بن مسلم، الصحيح، (بيروت: دار الجليل)، ج ۲، ص ۹۰، حدیث رقم ۱۳۳۸۔

ولیس ذلك مراداً، بل المراد أنه يضع الخنصر على الراحة ويكون على الصورة التي يسميها الحساب

تسعة وخمسين، ولعله في الحديث تقدير لفظ قريباً من ثلاثة وخمسين.¹³

ترپین کا عدد بنایا: اس کی صورت اہل حساب کے نزدیک یہ ہے کہ خنصر کا کنارہ بنصر پر رکھا جائے، یہ اس کی مراد نہیں، بلکہ یہ مراد ہے کہ خنصر کو ہتھیلی پر رکھے اور اس کی صورت وہ ہوگی جس کو اہل حساب انسٹھ کہتے ہیں، اور شاید کہ حدیث میں اس کی صورت ترپین کے عدد کے قریب ہوتی ہے۔

نیز امام نووی کی شرح مسلم میں بھی یہی وضاحت موجود ہے۔¹⁴ اسی طرح امام جلال الدین سیوطی (م: ۹۱۱ھ) نے الدبیاج شرح صحیح مسلم میں بھی امام نووی کے حوالے سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔¹⁵

فتنہ یاجوج وماجوج اور مخصوص عدد

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فتنہ یاجوج وماجوج کے ظہور کی طرف اس طرح اشارہ فرمایا کہ ایک سوراخ کی مقدار بتانے کے لیے انگلیوں کی وہ شکل بنائی جو توے (۹۰) کے شمار کے لیے مقرر ہے:

عَنْ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: فَتَحَ اللَّهُ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذَا وَعَقَدَ بِيَدِهِ تِسْعِينَ¹⁶

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے یاجوج وماجوج کی دیوار (میں) اس قدر (سوراخ) کھول دیا ہے، اور آپ ﷺ نے (اس کی مقدار بتانے کے لیے) توے کا عدد بنایا۔

سنن ترمذی میں ہے کہ آپ ﷺ نے دس کا عدد بنایا، ملاحظہ ہو:

عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْضَرًا وَجْهَهُ وَهُوَ يَثُولُ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ» يُرَدِّدُهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ — وَيُلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ افْتَرَبَ، فَتَحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلَ هَذِهِ وَعَقَدَ عَشْرًا»، قَالَتْ زَيْنَبُ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، أَفَنَهْلِكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ، إِذَا كَثُرَ الْخُبْتُ»: هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ¹⁷

¹³ المغربی، حسین بن محمد (م: ۱۱۱۹ھ)، البدو التمام شرح بلوغ المرام، (بیروت: دارنجر، ۲۰۰۳ء) باب صفة الصلاة، ج ۳، ص ۱۳۷۔

¹⁴ النووی، شرح المسلم، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، ۱۳۹۲ھ)، ج ۵، ص ۸۲، حدیث رقم ۵۸۰۔

¹⁵ السیوطی، الدبیاج شرح المسلم، ج ۲، ص ۲۴۷۔

¹⁶ البخاری، الجامع الصحیح، حدیث رقم ۳۳۴۔

¹⁷ الترمذی، محمد بن عیسیٰ، الجامع، (مصر: مکتبہ شرکتہ البابی الحلبی، ۱۹۷۵ء)، حدیث رقم ۲۱۸۷۔

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے، اس حال میں کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا، اور یہ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس جملے کو تین مرتبہ دہرایا، عرب کے لیے ہلاکت ہے، اُس شر سے جو قریب آچکا ہے، آج یا جوج و ما جوج کی دیوار سے اس قدر (سورخ) کھول دیا گیا ہے اور آپ ﷺ نے (اس کی مقدار بتانے کے لیے) دس کا عدد بنایا، حضرت زینب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہمارے درمیان نیک لوگ موجود ہوں گے تو کیا پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، جب زنا عام ہو جائے۔ (امام ترمذی نے کہا کہ) یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

صحیح بخاری میں حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی روایت میں، سفیان کے حوالے سے ’نوے‘ اور ’سو‘ کے عدد کا لفظ بھی منقول ہے، ملاحظہ ہو:

عَنْ زَيْنَبِ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَتَتْهَا قَالَتْ: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النَّوْمِ مُحْمَرًا وَجْهَهُ، يَقُولُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَيَلُّ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرِّ قَدْ اقْتَرَبَ، فَتُحَّ الْيَوْمَ مِنْ رَدَمٍ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ مِثْلُ هَذِهِ وَعَقَدَ سُفْيَانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً قِيلَ: أَكْهَلُكَ وَفِينَا الصَّالِحُونَ قَالَ: نَعَمْ إِذَا كَثُرَ الْحَبْتُ¹⁸

حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نیند سے بیدار ہوئے اس حال میں کہ آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا، اور یہ فرما رہے تھے: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، عرب کے لیے اُس شر سے جو قریب آچکا ہے ہلاکت ہے، آج یا جوج و ما جوج کی دیوار سے اس قدر (سورخ) کھول دیا گیا ہے اور سفیان نے اس سورخ کی مقدار بتانے کے لیے نوے یا سو کا عدد بنایا، آپ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا جب کہ ہم میں نیک لوگ موجود ہوں تو پھر بھی ہم ہلاک ہو جائیں گے؟ ارشاد فرمایا: ہاں، جب بے حیائی عام ہو جائے۔

ان روایات سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے نوے یا سو کا عدد بنایا جب کہ اس سے ماقبل روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے دس کا عدد بنایا۔ ان روایات سے انگلیوں کی خاص ہیئت میں گنتی ثابت ہوتی ہے، جسے عقدِ انامل سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ ان بطل شرح صحیح بخاری میں ان روایات میں تطبیق دیتے ہوئے رقم طراز ہیں:

هذه الأحاديث كلها مما أُنذِر النبي صلى الله عليه وسلم بها أمته وعرفهم قرب الساعة لكي يتوبوا قبل أن يهجم عليهم وقت غلق باب التوبة، حين لا ينفع نفسًا إيمانها لم تكن آمنت

من قبل، وقد ثبت أن خروج يأجوج ومأجوج من آخر الأشراف، فإذا فتح من ردمهم في وقته (صلی اللہ علیہ وسلم) مثل عقد التسعين أو المائة فلا يزال الفتح يستدير ويتسع على مرّ الأوقات، وهذا الحديث في معنى قوله (صلی اللہ علیہ وسلم): (بعثت أنا والساعة كهاتين. وأشار بأصبعيه السبابة والتي تليها)¹⁹

یہ تمام احادیث جن میں نبی کریم ﷺ نے اپنی امت کو تربیب کی ہے، اور ان کو قیامت کے قریب آجانے کی پہچان کرائی ہے، تاکہ وہ لوگ توبہ کا دروازہ بند ہونے سے قبل اللہ کی رجوع کر لیں، اور جو اس سے پہلے ایمان نہ لاسکے اُن کو اُس وقت ایمان لانا فائدہ نہ دے سکے گا، اس سے یہ ثابت ہوا کہ یا جوج و ما جوج کا ظاہر ہونا قیامت کی آخری علامات میں سے ہے، اور ان کی دیوار کا سورخ رسول اللہ ﷺ کے وقت سے نوے یا سو کے عدد کے بقدر کھل چکا ہے، اور وہ وقت کے ساتھ ساتھ مسلسل کھل رہا ہے، اور بڑھ رہا ہے، یہ حدیث رسول اللہ ﷺ کے اُس ارشاد کی طرح ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں اور قیامت اس طرح بھیجی گئیں اور آپ ﷺ نے اپنی دونوں انگلیوں سے اشارہ کیا کہ یہ انگشت سبابہ اور جو اس سے متصل انگلی ہے۔

ان روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ عقدِ انامل کا مخصوص اسلوب آپ ﷺ نے مختلف احادیث میں اختیار فرمایا، فقہائے کرام نے اس عقدِ انامل کی تفصیلی ترتیب کو مرتب کیا، جیسا کہ رسائل ابن عابدین وغیرہ میں اس کی تفصیلات موجود ہیں، ذیل میں اس کی ترتیب درجہ بدرجہ دی گئی ہے۔

عقدِ انامل کی مبادیات

عقدِ انامل کی مبادیات میں سب سے پہلے دائیں اور بائیں دونوں ہاتھوں اور اُن کی انگلیوں کا تعارف کروایا جائے۔ دائیں اور بائیں ہاتھ کی پہچان اچھی طرح ہو جائے تو انگلیوں کے نام بتائے جائیں، ہر ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہیں، ان کے نام اس ترتیب سے ہیں کہ چھوٹی انگلی سے شروع ہو کر انگوٹھے پر ختم ہوتے ہیں، ان کے نام عربی، اردو، فارسی اور انگریزی میں اس طرح ہیں:²⁰

عربی میں ان کے نام: ۱۔ خَنْصَر (سب سے چھوٹی)، ۲۔ بَنْصَر (اس کے پاس والی)، ۳۔ وُسْطَى (سب سے بڑی)، ۴۔ سَبَّابَه (اس کے پاس والی)، ۵۔ اِنْهَام (انگوٹھا)

¹⁹ ابن بطال، علی بن خلف، ابوالحسنین، شرح صحیح بخاری، (الریاض: مکتبہ الرشد، ۲۰۰۳ء)، تحقیق: ابو نعیم یاسر، کتاب التعبیر، باب

قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم: ویل للعرب من شر قد اقترب: ج ۱۰، ص ۱۱۔

²⁰ فتح محمد، پانی پتی، قاری، کاشف العسر شرح ناظمۃ الزہر، (لاہور: قراءات اکیڈمی)، ص ۳۲۔

فارسی میں ان کے نام ہیں: ۱۔ انگشت کوچک، ۲۔ انگشت دوم، ۳۔ انگشت میانه، ۴۔ انگشت شہادت، ۵۔ زرا انگشت ہندی میں ان انگلیوں کے نام یہ ہیں: ۱۔ چھنگلیا، ۲۔ دوسری انگلی، ۳۔ بیچ کی انگلی، ۴۔ شہادت یا کلمہ کی انگلی، ۵۔ انگوٹھا انگریزی میں ان انگلیوں کے نام یہ ہیں:

1. Little Finger, 2. Ring Finger, 3. Middle Finger, 4. Fore Finger, 5. Thumb

ان انگلیوں کے عربی نام خوب یاد کر لیں ورنہ مطلب سمجھنے میں دشواری آئے گی۔

عقد انامل میں ہاتھ اور ان کی انگلیوں کی تقسیم کار

اس مخصوص گنتی میں دونوں ہاتھوں اور ان کی انگلیوں کی تقسیم کار کچھ اس طرح ہے:

اکائیوں (احاد) کی انگلیاں

ایک سے نو تک کی اکائیوں کی گنتی صرف دائیں ہاتھ کی خنصر، بنصر، وسطیٰ ان تین انگلیوں کے کھولنے اور بند کرنے سے ہوتی ہے، اور اس کا طریقہ آگے آ رہا ہے، ان اکائیوں میں سببہ اور ابہام کا اور بائیں ہاتھ کی پانچوں انگلیوں کا کوئی عمل دخل نہیں، پس ان اکائیوں میں تو دائیں ہاتھ کی پہلی تین انگلیوں سے کام لیتے ہیں۔

دہائیوں (عشرات) کی انگلیاں

دس سے نو تک کی دہائیوں کا شمار صرف دائیں ہاتھ کی سببہ اور ابہام ان دو کے مخصوص طریقہ سے ملانے کے ساتھ ہوتا ہے۔

سینکڑوں (مئات) کی انگلیاں:

سینکڑوں کی گنتی بائیں ہاتھ کی خنصر، بنصر، وسطیٰ ان تین انگلیوں سے ہوتی ہے۔

ہزاروں (آلاف) کی انگلیاں:

ہزاروں کا شمار صرف بائیں ہاتھ کی سببہ اور ابہام ان دو انگلیوں سے ہوتا ہے۔²¹

اکائیوں کے شمار کا طریقہ

احادیثی ایک سے نو تک کی اکائیوں کا طریقہ اس طرح ہے:

ایک: دائیں ہاتھ کی خنصر اس طرح بند کرو کہ اس انگلی کا سرا جس قدر ممکن ہو خم کھائے ہوئے اور اپنی جڑ سے قریب ہو۔
 دو: دائیں ہاتھ کی بنصر اس طرح بند کرو کہ اس انگلی کا سرا جس قدر ممکن ہو خم کھائے ہوئے اور اپنی جڑ سے قریب ہو۔
 تین: دائیں ہاتھ کی وسطی اس طرح بند کرو کہ اس انگلی کا سرا جس قدر ممکن ہو خم کھائے ہوئے اور اپنی جڑ سے قریب ہو۔
 چار: خنصر کو کھول لو، جب کہ باقی انگلیاں اپنی اسی حالت پر رہیں۔

پانچ: بنصر بھی کھول دو، جب کہ باقی انگلیاں اپنی اسی حالت پر رہیں۔

چھ: وسطی اور خنصر کو کھول کر بنصر کو بند کر دو۔

سات: بنصر اور وسطی کو کھول کر خنصر کو ذرا لمبا کر کے اور جس قدر ہو سکے اس کے سرے کو سیدھا کر کے اور کلائی کی طرف بڑھا کر بند کرو، اور یہ لمبا کرنا اس لیے ہے کہ سات کے عقد کا ایک کے عقد سے التباس نہ ہو۔

آٹھ: اسی طرح بنصر کو بھی بند کر لو جس طرح سات کے عدد میں خنصر کو بند کیا تھا۔

نو: اسی طرح وسطی کو بھی بند کر لو۔²²

دہائیوں کے شمار کا طریقہ

عشرات یعنی دہائیوں کے شمار کا طریقہ اس طرح ہے:

دس: ابہام کو کھڑا کر کے اس کے اوپر والے جوڑ کی لکیر پر سبابہ کے ناخن کا کنارہ اس طرح رکھو کہ گول حلقہ کی صورت بن جائے۔
 بیس: ابہام کے اوپر کا جوڑ سبابہ کے نیچے کے جوڑ سے وسطی کی طرف اس طرح ملاؤ جس سے دیکھنے میں یہ معلوم ہو کہ ابہام کا اوپر کا جوڑ سبابہ اور وسطی کے درمیان میں دبا ہوا ہے، مگر یہ پہلے بتلایا گیا ہے کہ دہائیوں کی گنتی میں وسطی کا کوئی علاقہ نہیں ہے، صرف ابہام کے اوپر کے جوڑ کا سبابہ کے نیچے کے جوڑ سے وسطی کی جانب ملانا ہی بیس پر دلالت کرتا ہے۔
 تیس: ابہام کو سیدھا کھڑا کر کے سبابہ کو خم دے کر دونوں کے سرے اس طرح ملاؤ کہ سبابہ سے قوس کی اور ابہام سے چلہ کی صورت بن جائے۔

چالیس: ابہام کا سرا سبابہ کے نیچے کے جوڑ کی پشت پر اس طرح رکھو کہ ابہام ہتھیلی سے ملا رہے، اور بیچ میں فصل یعنی جدائی نہ ہو۔

پچاس: ابہام کو خم دے کر اس لکیر پر رکھو جو ہتھیلی کے کنارہ پر ابہام اور سبابہ کے وسط میں ہے، سبابہ کھڑی اور ابہام اس کی سیدھ میں ہو۔

ساتھ: ابہام کو خم دے کر اس کے ناخن پر سبابہ کی دوسری لکیر رکھو، جس سے تمام ناخن چھپ جائے۔

ستر: ابہام کے ناخن کا کنارہ سبابہ کے اوپر والی لکیر سے ملاؤ، اس عقد سے ناخن کھلا رہے گا۔

اٹنی: ابہام کو کھڑا کر کے اس کے اوپر والے جوڑ کی پشت پر سبابہ کو خم دے کر اس کے اوپر کا سرا رکھو۔

توے: ابہام کو کھڑا کر کے اس کے نیچے کے جوڑ کی لکیر پر سبابہ کے اوپر کا سرا رکھو۔²³

سینکڑے اور ہزاروں کے شمار کا طریقہ

منات (سینکڑوں) کا بیان: دائیں ہاتھ کی نو اکائیاں بائیں ہاتھ میں وہ نو سینکڑے ہوں گے، نہ کہ اکائیاں۔

اُٹوف (ہزاروں) کا بیان: دائیں ہاتھ کی دہائیاں بائیں ہاتھ میں وہ ہزار ہوں گے۔²⁴

یہ بات شیخ القراقاری فتح محمد صاحب پانی پتی نے کاشف العسر شرح ناظمۃ الزہر میں ذکر کی ہے۔²⁵

خلاصہ بحث

خلاصہ بحث یہ ہے کہ اللہ کا ذکر بہت فضیلت کا حامل ہے، دھاگے دانوں کی مروجہ تسبیح پر اذکار و تسبیحات شمار کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، تاہم اس حیثیت سے کہ انگلیوں کے پورے قیامت کے دن ان کے ذریعہ اذکار و تسبیحات شمار کرنے والوں کے بارے میں شہادت دیں گے، اور اپنا عمل ظاہر کریں گے، کہ ہم بھی شریک تسبیح رہے تھے، افضل اور اولیٰ یہی ہے کہ اذکار و تسبیحات انگلیوں پر شمار کرنا چاہیے۔ الدر المنضود شرح ابی داؤد میں اس حدیث کے تحت یہ وضاحت کی گئی ہے کہ:

²³ حوالہ بالا۔

²⁴ القرطبی، احمد بن عمر الانصاری ابو العباس، المفہم لما أشکل من کتاب تلخیص مسلم، (دمشق: دار ابن کثیر، ۱۹۹۶ء)، تحقیق: محی الدین دیب مستو، یوسف علی بدوی، احمد محمد السید، محمود ابراہیم ج ۲، ص ۲۰۱؛ العظیم آبادی، محمد نثس الحق، ابوالطیب، عون المعبود شرح سنن أبی داود، (المدينة المنورة: المکتبۃ السلفیہ، ۱۹۶۸ء)، تحقیق: عبدالرحمن محمد عثمان، ج ۳، ص ۲۳۸؛ الشامی، محمد امین، آفندی، مجموعہ رسائل ابن عابدین، الرسالة الخامسة: رفع التردد فی عقد الأصابع عند التشهد، (لاہور: سہیل اکیڈمی) ج ۱، ص ۱۲۰؛ کاشف العسر میں ہے کہ عقد انامل کے موضوع پر رسالہ مولانا نور محمد صاحب لدھیانوی نورپوری کی کتاب رسالہ عقد انامل ہے، (مقالہ نگار تاحال اس رسالہ کی تلاش میں ہے، ابھی تک اس کا صرف حوالہ مل سکا ہے) کاشف العسر شرح ناظمۃ الزہر ص ۳۲۔

²⁵ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: فتح محمد پانی پتی، کاشف العسر شرح ناظمۃ الزہر، ص ۳۳-۳۸۔

”عقد کا ترجمہ تو گرہ لگانا ہے، لیکن یہاں مراد اس سے عد بمعنی شمار کرنا ہے، اس لیے کہ بسا اوقات شمار کرتے وقت بھی دھاگہ وغیرہ میں گرہ لگاتے ہیں، ان روایات سے معلوم ہو رہا ہے کہ انامل (انگلی) پر شمار کرنا اولیٰ ہے بہ نسبت سبم (معروف تسبیح) اور کنکریوں پر شمار کرنے کے تاکہ بروز قیامت وہ گواہی دیں اور نیز تاکہ ذکر کی برکت ان کو حاصل ہو، آپ کے قول و فعل سے تو عد بالانامل ہی ثابت ہے اور کنکریوں اور گٹھلیوں پر شمار کرنا یہ آپ کی تقریر سے ثابت ہے۔۔۔ نیز بعض احادیث سے اذکار و تسبیحات کا کنکریوں وغیرہ پر شمار کرنے کا جواز ثابت ہو رہا ہے، اور اسی پر علما نے سبم مروجہ (تسبیح) کو قیاس کیا ہے۔“²⁶

اگرچہ عام دانوں والی یا گنتی کرنے والی تسبیح کے ذریعے بھی ذکر اللہ کی تسبیح کی جاسکتی ہے، لیکن اگر عقد انامل کا وہ مخصوص طریقہ اختیار کیا جائے کہ جس کی طرف نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف احادیث میں مختلف اوقات میں اشارہ فرمایا ہے، تو اس سے جہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت پر عمل کا فائدہ بھی حاصل ہوگا، وہاں دوسری طرف عصر حاضر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس ادا کے احیاء میں حصہ ہو جائے گا۔ لوگوں کی اکثریت عقد انامل کی اس گنتی سے عام طور پر ناواقف ہے، اور اہل علم کے لیے بھی بہت سے احادیث وغیرہ کے افہام و تفہیم میں بھی یہ عقد انامل بہت مفید ثابت ہوتی ہے۔

